اپنی ناپاک زبان کو اس ہستی اقدس ومقدس کی آبرو کی جانب بے لگام چھوڑ دے تو کوئی کلمہ گو حکمران ٹولہ اپنے اسلام دشمن آقاؤں کی رضاجوئی کے لیے اس کے سر پر دستِ شفقت رکھنے کی جسارت نہ کر سکے۔ اور گھٹیا سیاسی مفادات کی خاطر ظالم حکمرانوں کے حامی اور مراعات یافتہ طبقے **''تنظیم حامیانِ شاتمانِ رسول''** بنا کر اور جلسے جلوس برپا کر کے **''قانونِ تحفظ ناموسِ رسالت''** میں ''من پسند ترمیم'' کا مطالبہ نہ کر سکیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بقا وسلامتی نفاذِ اسلام سے مشروط ہے۔ سابقہ غیر جمہوری غدار حکمران پرویز نے **''سب سے پہلے پاکستان''** کا پلید نظریہ ایجاد کر کے وطن عزیز کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی سعی نامشکور کی اور آج پی پی پی کی جمہوری حکومت بھی اسی جامِ الحاد کو پی پی کر دین اسلام کے خلاف کافر حکمرانوں کے ہر حکم کے جواب میں '' لبیک '' پکارنا چاہتی ہے۔

سترہ کروڑ مسلمان ہم وطنو! یاد رکھو کہ یہ ملک **''دوقومی نظریے''** کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے۔ بعد میں مختلف غداروں نے اس میں جمہوری راستے سے قوم پرستی کے جراثیم پیدا کیے، حتیٰ کہ نوبت بایں جارسید کہ ہمارا '' دوست'' امریکہ پاکستان کو **ناکام ریاست** بنانے کے لیے تاریخ کا اعلان بھی کر چکا ہے۔

پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخواہ اور نیم صوبہ گلگت بلتستان تمام اپنے پورے جغرافیائی حدود کے ساتھ کبھی پاکستان میں شامل نہیں رہے، بلکہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ قومیت اور زبان وثقافت میں شریک بعض علاقے پڑوسی ممالک میں شامل ہیں۔ ان مختلف زبانوں، متنوع ثقافتوں اور رنگا رنگ تہذیبوں کے شیدائیوں کو اس ایک ملک میں یکجا اور متفق رکھنے کی اساس صرف وہی نعرہ ہے' جس پر اس وطن کی بنیاد رکھی گئی تھی: **''پاکستان کا مطلب کیا؟ لآ الٰہ الا اللّٰہ''**

لہٰذا اگر'' دینِ اسلام'' کو اس ملک میں پُرامن پناہ نہ مل سکا تو ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے وجود کا جواز ہی بالکل ختم ہو جائے گا۔

قرآن مجید، سنت نبویہ اور اجماعِ امت کے پیش نظر تمام مسلمان حکمرانوں پر ناموسِ رسالت کے تحفظ سمیت اسلام کے نظامِ حکومت کا مکمل نفاذ فرضِ عین ہے۔ اور پاکستانیوں پر تو یہ اقدام اپنے ملک کی بقاوسلامتی کے لیے بھی از بس ضروری ہے۔

عالم اسلام پر نظر ڈالیں تو شانِ رسالت مآب ﷺ تو درکنار؛ اکتوبر 2010ء میں ایرانی سپریم

لیڈر نے ایک کویتی جاہل وگستاخ کے اظہارِ عداوت کے بعد امہات المؤمنین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرنے والے کو "دائرۂ اسلام سے خارج" قرار دیا اور سعودی عرب کے جید علماء کی کونسل نے بھی اس کی توثیق کردی۔ اس فتوے پر پاکستان کے شیعہ وسنی علمائے دین نے بھی اعتماد اور رضامندی کا اعلان کردیا ہے۔

آج کتنے افسوس اور حسرت کا مقام ہے کہ حکومت پاکستان کے بعض عناصر اپنے دوست ممالک کے برخلاف اسلام دشمنوں کے ایما پر توہین رسالت جیسے سنگین جرم کو قانونی تحفظ دینا چاہتے ہیں۔ ان شاءاللہ سترہ کروڑ مسلمان عوام اپنا ایک ایک قطرۂ خون عظمتِ محمدی پر نچھاور کریں گے اور اس اسلامی ملک کے قانون میں ہرگز یہ کافرانہ ترمیم ہونے نہیں دیں گے؛ لیکن اس ناکام کوشش سے بھی حکمران ٹولے کی جو گھٹیا ذہنیت اور انتہائی لعنتی بے دینی ظاہر ہوتی ہے، وہ بالکل قابل برداشت نہیں۔

حکمرانوں کو چاہیے کہ اپنا قبلہ واشنگٹن اور لندن کے بجائے خانہ کعبہ کو بنائیں۔ خوب پی، پی، پی کر سبز باغ دکھانا پھر اندھیر نگری چوپٹ راج نافذ کر کے خون ریزی کرنا، نہ صرف اس ملک کی سلامتی کے لیے نہایت ضرر رساں ہے؛ بلکہ خود آپ کے سیاسی مستقبل کے لیے بھی زہر قاتل ہے۔

مہنگائی کا طوفان بلا

جب آدمی کے اندر کا "انسان" مر کھپ جاتا ہے ... تو ظلم وستم اور شر وفساد کے حدود کہاں تک پھلانگ سکتا ہے؟ نہیں معلوم ... لیکن حالیہ حکومت کے کردار، سلوک اور خواہشوں پر نظر ڈالیں تو اس کی بعض جھلکیاں صاف نظر آتی ہیں!!

موجودہ حکمران اسلام اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ کیا کچھ سلوک کے خواہاں ہیں؟ اس پر روشنی ڈالی جاچکی۔ **اب دیکھیں کہ اس رسول ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں کے ساتھ کون سا سلوک کرنا چاہتے ہیں!!**

کافر دشمنوں سے رقوم لے کر اپنی تجوریاں بھرنے کے لیے غریب عوام پر مہنگائی کا سونامی طوفان برپا کرنا چاہتے ہیں۔ ایوانِ صدر اور پی ایم ہاؤس میں نعمت ہائے دنیوی میں غرقاب حکمرانوں کی کاوش وخواہش یہ ہے کہ مہنگائی کے مارے غریب عوام کی رہی سہی جان بھی تلف کرنے کے لیے ٹیکسوں کا سیلاب مسلط کیا جائے اور حقیر ذاتی وسیاسی اغراض ومقاصد کے تحت بعض لچر سیاسی پارٹیاں بھی ظالم حکمرانوں کی ہاں میں ہاں